خطبۂ حرم

منہج اہل سنت والجماعت کے اصول

امام مسجد الحرام فضیلۃ الشیخ ڈاکٹر عبدالرحمٰن السدیس حفظہ اللہ

حمد وثناء کے بعد! اے اللہ کے بندو! اللہ سے ڈرو، کیونکہ جو اُس سے ڈر جاتا ہے وہ اس کی بہترین حفاظت اور نگہداشت کرتا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اے ایمان لانے والو! اللہ سے ڈرو اور ٹھیک بات کیا کرو، اللہ تمہارے اعمال درست کر دے گا اور تمہارے قصوروں سے درگزر فرمائے گا جو شخص اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی اطاعت کرے اُس نے بڑی کامیابی حاصل کی۔'' [الاحزاب:۷۰]

برادرانِ اسلام! دورِ حاضر کے بحرانوں اور چیلنجوں میں جدید انقلابات اور کشمکش میں کچھ مسلمانوں کے دلوں میں سیاہ شبہات نے ڈیرہ ڈال لیا ہے۔ ان کے دل درست راہ سے ہٹ گئے ہیں۔ وہ امت اسلام کی نظریاتی اور معاشرتی درست راہ میں رکاوٹ بن رہے ہیں۔ ان کے مقابلے کیلئے ایک سنجیدہ اٹھان کی ضرورت ہے تاکہ درست سمت پر سفر جاری رہے۔ صحیح اصول اور اسلامی شعار کی وضاحت ہو سکے تاکہ ہمارے سلف صالحین اہل سنت والجماعت کے روشن منہج کی وضاحت ہو سکے کیونکہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم ہی ہر دور اور ہر علاقے کے لوگوں کیلئے بہترین اسوہ ہیں۔

صحیحین میں سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا ''بہترین دور میرا دور ہے، پھر میرے بعد والے لوگوں کا دور، پھر ان کے بعد والوں کا دور بہترین دور ہے۔''

امت اسلام! مضبوط تاریخی حوالوں اور گہرے معاشرتی رابطوں سے یہ بات بڑی مضبوطی سے ثابت ہوئی ہے کہ صرف صاف جامع اسلامی عقیدہ ہی ایسا ہے جو بکھرے موتیوں کو جوڑنے، مختلف دلوں کو ملانے اور الگ الگ رائے رکھنے والوں کو جمع کر سکتا ہے۔ یہ متقی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، وفادار تابعین عظام رحمہم اللہ اور ہمارے سلف صالحین رحمہم اللہ کے روشن منہج کا پہلا اصول ہے۔ اس اصول کا تاج توحیدِ خالص کے ساتھ قول وعمل کا اخلاص بھی ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ''اور اُن کو اس کے سوا کوئی حکم نہیں دیا گیا تھا کہ اللہ کی بندگی کریں۔'' [البینۃ:۵] ہر چھوٹے بڑے عمل میں کتاب وسنت کی طرف رجوع کرنا، اس اصول کا سرتاج

ہے۔ اللہ تعالیٰ کے اس حکم کے مطابق ''اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اطاعت کرو اللہ کی اور اطاعت کرو رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اور اُن لوگوں کی جو تم میں سے صاحب امر ہوں، پھر اگر تمہارے درمیان کسی معاملہ میں نزاع ہو جائے تو اسے اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف پھیر دو، اگر تم واقعی اللہ اور روز آخرت پر ایمان رکھتے ہو، یہی ایک صحیح طریق کار ہے اور انجام کے اعتبار سے بھی بہتر ہے۔'' [النساء:۵۹]

شاعر کہتا ہے: ''اپنے تمام معاملات میں وحی الٰہی کو لازم پکڑ لو، بیہودہ جھوٹ وفریب پر مت عمل کرو۔ اللہ کی کتاب اور فرقان کے ساتھ مبعوث نبی رحمت صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر کاربند ہو جاؤ۔ اس سے معلوم ہوا کہ ''اہلِ سنت والجماعت'' کی اصطلاح میں کوئی اشکال نہیں ہے۔ الحمدللہ! یہ اصطلاح تمام اہل اسلام، ملت اسلام اور کتاب وسنت کے پیروکاروں کو مشتمل ہے۔ یہی ایک ایسے منہج کی اصطلاح ہے جو ہر قسم کی گروہ بندی، فرقہ بندی، مذہبی عصبیت اور دھڑے بندی سے بلند وبالا ہے۔

نقص ہمارے تصور اور غور وفکر میں ہے۔ کمزور معرفت اور ادراک وفہم کی کمی میں ہے کہ اسے ایک مخصوص مذہب کیلئے مقرر کر دیا جائے یا کسی مخصوص علم کے پیروکاروں کیلئے اسے محدود کر دیا جائے۔ یا کسی مخصوص مکان وزمان میں اسے قید کر دیا جائے بلکہ طائفہ منصورہ، فرقہ ناجیہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور ان کے پیروکار ہیں اور اس کا ضابطہ اور قانون رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ فرمان ہے: ''(فرقہ ناجیہ) وہ ہے جو اس منہج پر چلے گا جس پر آج میں اور میرے صحابہ رضی اللہ عنہم ہیں۔'' [طبرانی وحاکم]

برادران اسلام! منہج اہل سنت والجماعت کا ایک اور عمدہ اصول ہے یہ ان کے اعلیٰ ترین خوبیوں میں سے ہے بلکہ یہ ان کے منہج کا جھومر ہے۔ حتیٰ کہ یہ ان کی پہچان بن گیا ہے اور وہ ہے ''مسلمانوں کی جماعت سے وابستگی۔'' حاکم وقت کی اطاعت وفرمانبرداری۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''سب مل کر اللہ کی رسی کو مضبوط پکڑ لو اور تفرقہ میں نہ پڑو، اللہ کے اس احسان کو یاد رکھو جو اس نے تم پر کیا ہے تم ایک دوسرے کے دشمن تھے، اُس نے تمہارے دل جوڑ دیے اور اس کے فضل وکرم سے تم بھائی بھائی بن گئے، تم آگ سے بھرے ہوئے ایک گڑھے کے کنارے کھڑے تھے، اللہ نے تم کو اس سے بچا لیا۔ اس طرح اللہ اپنی نشانیاں تمہارے سامنے روشن کرتا ہے شاید کہ ان علامتوں سے تمہیں اپنی فلاح کا سیدھا راستہ نظر آجائے۔'' [آل عمران:۱۰۳]

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ''اللہ کی رسی سے مراد مسلمانوں کی جماعت ہے۔''

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ''میری امت ہرگز گمراہی پر اکٹھی نہ ہوگی۔ لہٰذا تم مسلمانوں کی جماعت سے وابستہ رہنا، بیشک اللہ کا ہاتھ جماعت پر ہے۔'' [طبرانی] اس لیے اہل سنت والجماعت سے مراد ہمارے سلف صالح ہیں اور جو اُن کے نقش قدم پر چلے، اور وہ مسلکی گروہ بندی، اختلافات، دھڑے بندی اور عصبیت کے فرقوں سے مکمل دور ہو جس نے مسلمانوں کے اتحاد واتفاق کو پارہ پارہ کر دیا ہے۔

برادرانِ ایمان! اہل سنت والجماعت کے منہج کی ایک اور امتیازی خوبی اور اصول میانہ روی ہے۔ ہر قول وفعل میں میانہ روی اور اعتدال ان کا خاصہ ہے۔ خالص اعتدال، رہبر انسانیت کی سیرت کو ظاہر و باطن میں اپنانا ہے۔ خلفائے راشدین مہدیین اور تمام صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے پر چلنا ہے۔ بدعات سے دور رہنا اور خواہش پرست گمراہوں کے منہج سے دور رہنا ہے۔ ارشادِ باری تعالیٰ ہے: ''وہ مہاجر وانصار جنہوں نے سب سے پہلے دعوت ایمان پر لبیک کہنے میں سبقت کی، نیز وہ جو بعد میں راستبازی کے ساتھ پیچھے آئے، اللہ ان سے راضی ہوا اور وہ اللہ سے راضی ہوئے۔'' [التوبۃ: ۱۰۰]

اس آیت کریمہ میں بڑی واضح دلیل ہے کہ سلف صالحین، صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، مہاجرین اور انصار کے نقش قدم پر چلنا ضروری ہے کیونکہ وہ امت کے سب سے سچے، سب سے افضل اور اللہ کے دین کے سب سے بڑے علماء ہیں۔ لیکن یہ بھی یاد رہے کہ سلف صالحین کے منہج پر چلنے کا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ ہم جدید وسائل اور آلات سے فائدہ نہ اٹھائیں۔ عصر حاضر کے جدید ذرائع، ایجادات سے مستفید ہونا ہرگز منع نہیں تاکہ وقت کی ضروریات کے ساتھ چلا جاسکے۔

برادرانِ ایمان! دکھ کو بڑھانے والی ایک چیز یہ بھی ہے کہ ہمارے کچھ مسلمان بھائی دور حاضر میں سلف صالحین کے منہج میں افراط کا شکار ہیں۔ انہوں نے اہل زیغ کی گمراہیوں اور کج رویوں کو اپنا لیا ہے۔ اپنے نیک سیرت سلف کے منہج کی خلاف ورزی کی ہے۔ ان کے روشن منہج کو پس پشت ڈال دیا ہے۔ انہوں نے خود کو فتنوں کے اندھے کنویں میں ڈال دیا ہے اور امت کے کچھ لوگوں کو فتنوں اور جھگڑوں کی نظر کر دیا ہے، انہوں نے عصبیت کے جھنڈے بلند کیے ہیں اور جاہلیت کے بول بولے ہیں۔ ان کا یہ رویہ اعتدال و میانہ روی کے اصول سے بہت دور ہے۔ اسلام کی کوہان جہاد فی سبیل اللہ کے شعار کو نقصان دینے کی کوشش

ہے۔شرعی قوانین کو مسخ کرنے کی بیہودہ سعی ہے۔اسی طرح انہوں نے اپنے بعض دہشت گردانہ اعمال سے ان لوگوں کو دھوکے میں ڈال دیا ہے۔مسلمانوں کی پراپرٹی کو تباہ کرنا، مساجد، یونیورسٹیوں اور ہسپتالوں میں بم دھماکے کرنا، عقل، نقل اور سلف کے منہج کے صریح خلاف اور بہت بڑا جرم ہے۔انہیں شرعی مقاصد، سیاست اور ہدایات کی چنداں پرواہ نہیں۔کچھ ایسے بھی ہیں جن کی زندگی بھر کی محنت سراسر گمراہی ہے اور وہ خوش ہو رہے ہیں کہ انہوں نے بڑی شاندار کاوش کی ہے۔وہ کھوکھلی دھمکیاں دے رہے ہیں۔عصبیت و فرقہ بندی کے گڑھوں میں گر چکے ہیں۔اپنی گمراہیوں میں منہمک ہیں۔پرفریب نعرے لگا رہے ہیں، ان کے قول کبیرہ گناہ ہیں، ان کے کام واضح ترین جرائم ہیں۔

کیا یہ عقل و دانش اور حکمت و تدبر ہے کہ صرف سیاسی مقاصد اور نظریاتی تعلقات کی بنا پر بحرانوں اور فتنوں کو ہوا دی جائے۔دوسروں کے نظریات و عقائد کو زخمی کیا جائے اور ان پر الزامات لگائے جائیں؟

یہ بہت بڑا ظلم اور زیادتی ہے جب کہ اللہ کا دین میانہ روی اور اعتدال سکھاتا ہے۔امت کی نگہبانی اور ان کے مصالح کی نگرانی کوئی جاہل، احمق، خائن، نفرت پھیلانے والا، گالی گلوچ کرنے والا یہ چمگادڑ اور گھٹیا لوگ ہرگز نہیں کر سکتے۔ہر طرح کی خیر و بھلائی سلف صالحین کی پیروی میں ہے۔

امت اسلام! اہل سنت والجماعت کا ایک اور اہم و مثالی اصول یہ ہے کہ ان کا عقیدہ اخلاق و اقدار کے ساتھ جڑا ہے۔مسلمانوں کے خون ان کے ہاں محترم ہیں۔دہشت گردی، شدت، تکفیر، حکمرانوں کے خلاف بغاوت اور عام مسلمانوں کی قتل و غارت سے بالکل دور ہے۔شرعی بیعت کو ہرگز نہیں توڑتے، تنگی اور فراخی، خوشی اور غمی، ہر حالت میں عقیدے، عبادت اور قربت میں اس بیعت کو نبھاتے ہیں۔دنیاوی مقاصد، مادی فوائد اور نظریاتی تعلقات کی بنا پر وہ اسے نہیں توڑتے۔

شرعی اصول کہتا ہے کہ حکمران کا اپنی رعایا کو دیا ہوا حکم مصلحت کے ساتھ بندھا ہوتا ہے۔وہ ہر دوست و دشمن، قریب اور بعید کے حق کیلئے پورے عدل و انصاف کے ساتھ حکم دے گا۔ارشاد باری تعالیٰ ہے:

''کسی گروہ کی دشمنی تم کو اتنا مشتعل نہ کردے کہ انصاف سے پھر جاؤ، عدل کرو، یہ تقویٰ سے زیادہ قریب ہے۔'' [المائدہ: ۸] ان کی زبانیں فتنوں کو بھڑکانے سے محفوظ رہتی ہیں۔یہ گمراہ کن نعروں کو رواج نہیں دیتے۔امت کے معاملات کو حل کرنے کی کوششیں کرتے ہیں۔دنیا بھر کے مسلمانوں کی

حالت زار کا انہیں احساس ہوتا ہے۔خصوصاً جوان دنوں شام، عراق اور یمن میں ہو رہا ہے۔ وہ ان کیلئے دعا گو ہوتے ہیں۔ وہ کتاب وسنت کے خلاف ہر چیز کو رد کر دیتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ امام شافعی کو جزائے خیر دے، انہوں نے کیسی خوبصورت بات کہی ہے۔''نبی کریم ﷺ کے حکم کے خلاف ہر چیز نا قابل اعتبار ہے، آپ ﷺ کے فرمان کے ہوتے ہوئے ہر رائے اور قیاس مردود ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے فرمان کے ساتھ ہر عذر ختم کر دیا ہے۔ امام شاطبی رحمہ اللہ فرماتے ہیں: ''شرعی مقاصد شریعت کے وضع کردہ ہیں تاکہ انسان کو اس کی خواہشات کی پیروی سے نکال کر خالص اللہ کا بندہ بنایا جاسکے۔''

دوسرا خطبہ

حمد وثناء کے بعد: مؤمن بھائیو! اس بابرکت ملک بلادِ حرمین شریفین سعودی عرب پر اللہ تعالیٰ کا خاص فضل وکرم ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اسے اہل سنت کا مرکز بنایا ہے۔ اہل اسلام اور تمام مؤثر بین الاقوامی طاقتوں کی نگاہوں کا مرکز بنایا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس ملک کو شاندار اور روشن تاریخ سے نوازا ہے جس میں وہ سلفی عقیدے، اصلاحی دعوت اور میانہ روی والے طریقہ کی گھنی چھاؤں میں پلتا بڑھتا رہا ہے۔

اس ملک نے سردار انبیا ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اور پرہیز گار و وفادار اماموں کا طریقہ اپنایا ہے۔ اس نے کتاب وسنت کو نافذ کیا ہے۔ بدعات، خرافات، گمراہیوں اور کمزور آراء کو چھوڑ دیا ہے۔ یہ عظیم دین کو صحیح معنوں میں نافذ کرنے والا ملک ہے جس نے رہتی دنیا تک کیلئے ثابت کر دیا کہ سلفی طریقہ ہر ملک اور ہر وقت میں قابلِ تنفید ہے۔ اس نے ایک سلفی طریقے کو ایک روشن، چمکتا، شاندار اور قابل فخر نمونہ بنا دیا ہے۔

بعض جدید ذرائع ابلاغ اور سوشل میڈیا کے چند دشمنوں نے اسے اپنا نشانہ بنا رکھا ہے۔ یہ لوگ اس ملک کے، اس ملک کی قیادت کے، اس کے علماء کے اور اس ملک کی نامور شخصیات کے خلاف جھوٹ بکتے اور افواہیں پھیلاتے رہتے ہیں۔ ان کے اس رویے سے حاسدوں کے سیاہ چہرے ننگے ہو گئے ہیں۔ یہ لوگ الیکٹرانک دہشت گردی کے مرتکب ہیں، تاہم ان کی کوششوں کے باوجود امت کی وحدت اور بھائی چارہ میں اضافہ ہی ہوتا رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

اس ملک کی خیر خواہی دراصل اہل سنت والجماعت کی خیر خواہی ہے۔ اس کے امن وامان اور سکون و

چین پر حملہ دراصل تمام اہل سنت والجماعت پر حملہ ہے۔ بعدازاں! اے مسلمانو! میں سب کو تہہ دل سے دعوت دیتا ہوں کہ تمام معاملات میں اللہ تعالیٰ کیلئے اخلاص اپنایئے، دین پر قائم رہیے، شریعت اسلامیہ پر عمل پیرا رہیے، سنت رسول ﷺ اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے طریقے کو سلف صالحین کے فہم کے مطابق اپنائے رکھیے۔ دین اسلام کے عظیم اصولوں پر اکٹھے ہو جایئے، عصبیت اور فرقہ واریت کے نعرے چھوڑ دیجیے۔ اسی طرح میں تہ دل سے ان لوگوں کو بھی پکارتا ہوں کہ جنہیں اللہ تعالیٰ نے اہل سنت والجماعت میں شمولیت کا فخر بخشا ہے کہ وہ اختلافات، تفرقہ بازی، لڑائیوں اور جھگڑوں سے دُور رہیں۔ فرمان باری تعالیٰ ہے: ''آپس میں جھگڑو نہیں ورنہ تمہارے اندر کمزوری پیدا ہو جائے گی۔'' [الانفال:۴۶]

رائے میں اختلاف ہو تو ادبِ اختلاف ملحوظ رکھیے، خاص طور پر شریعت اسلامیہ کے چھوٹے اور فروعی مسائل کی وجہ سے آپس میں نہ الجھیے، اپنے بھائیوں کے حوالے سے سینوں کو پاک رکھیے کیونکہ ہمارے آپس کے اس طرح کے اختلافات کا فائدہ بہرحال ہمارے دشمنوں ہی کو ہوتا ہے اور وہ گھات لگائے ہماری غلطیوں کے انتظار میں بیٹھا ہے۔ تو بچے رہیے! چوکنے رہیے! اے اہل سنت والجماعت! ایسا نہ ہو کہ تم اپنے اختلافات سونے کی بجی سجائی پلیٹ میں دشمن کے سامنے پیش کر دو۔ یقین جانیے! آج سے بڑھ کر اور کسی دور میں اہل سنت والجماعت کو اتحاد و اتفاق کی اتنی ضرورت نہ تھی۔ اس دور میں تو مسلمانوں کے خلاف سارے دشمن اکٹھے ہو گئے ہیں تاہم نصرت، عزت اور غلبہ ان شاء اللہ اہل ایمان ہی کو ملے گا۔

اللہ کے بندو! سلف صالحین رحمۃ اللہ علیہم کے طریقے پر اور اہل سنت والجماعت کے نقش قدم پر جم جایئے۔ دارِ ہجرت، مدینہ منورہ کے امام، امام مالک رحمہ اللہ فرماتے ہیں ''اس امت کے آخری حصے کو بھی وہی چیز درست کر سکتی ہے جس نے اس کے پہلے حصے کو درست کیا ہے۔''

اللہ کا فرمان تو اس سے برتر اور اعلیٰ ہے۔ فرمایا ''اس کی ہدایت یہ ہے کہ یہی میرا سیدھا راستہ ہے لہٰذا تم اسی پر چلو اور دوسرے راستوں پر نہ چلو کہ وہ اس کے راستے سے ہٹا کر تمہیں پراگندہ کر دیں گے، یہ ہے وہ ہدایت جو تمہارے رب نے تمہیں کی ہے شاید کہ تم کج روی سے بچو۔'' [الانعام:۱۵۳]

اے اللہ! تمام مسلمان حکمرانوں کو اپنی کتاب پر عمل کرنے کی اور سنت رسول ﷺ پر قائم رہنے کی توفیق عطا فرما! اے اللہ! انہیں اپنے نیک بندوں پر رحم کرنے والا بنا۔ آمین!